نے فیض حاصل کیا۔ اس وقت پٹنہ یونیورسٹی میں اُردو کا مسئلہ اٹکا ہوا تھا۔ ان کی کوششوں سے اردو پروفیسروں کا تقرر عمل میں آیا۔ انہوں نے اپنے ماتحت شعبوں کی ترقی دینے کے علاوہ مسلمانوں کے دیگر مسائل بھی دیکھے۔ جن میں مسلمانوں کے لئے حق تناسب اور لوکل باڈیز میں مسلمانوں کی قیادت کے مسئلے خاص طور پر اہمیت کے حامل ہیں۔

ڈاکٹر سیّد محمود کی ان صفات کے ساتھ ساتھ ان کے علمی رجحانات بھی ان کی زندگی کے مختلف ادوار میں ظاہر ہوتے رہے، وہ ہندوستان کی تاریخ پر گہری نگاہ رکھتے تھے اور انگریزی رسائل میں اکثر و بیشتر مضامین لکھا کرتے تھے۔ انہوں نے کتابیں بھی لکھی ہیں۔ ان کی تصانیف میں ان کا مشہور رسالہ "خلافت اور ہندوستان" جس کا انگریزی ترجمہ بھی کثیر تعداد میں شائع ہوا اور پسند کیا گیا، 'دیوان غالب' کے بدایوں ایڈیشن کو انہوں نے ہی مرتب کیا اور غالب کے کام پر نئے انداز میں مقدمہ لکھا، اسی طرح مختلف مطبوعات پر وقتاً فوقتاً مقدمہ اور دیباچے لکھتے رہے، اور بہت سی نامکمل تصانیف اور مضامین ان کے انتقال کے بعد ملے۔

ڈاکٹر صاحب جدید ہندوستان کے معماروں میں شامل ہیں، صوبۂ بہار کے لئے یہ بڑے فخر کی بات رہی کہ وہ اس صوبے سے ہمیشہ وابستہ رہے اور یہاں کے لئے انہوں نے جو قابلِ قدر خدمات انجام دیں ہیں انہیں کبھی فراموش نہیں کیا جا سکتا۔ ان کا انتقال 28 ستمبر 1971ء کو ہوا، ان کی تدفین مولانا آزاد میڈیکل کالج قبرستان مہندیان دہلی میں ہوئی۔

ڈاکٹر سیّد محمود کے خانوادے میں تین بیٹے اور تین بیٹیاں تھیں ان کی ایک بیٹی بیگم حمیدہ نعیم بہار قانون ساز اسمبلی کی رکن بھی رہیں اور ان کے خلف دوئم کامریڈ سیّد حبیب صاحب کمیونسٹ پارٹی کے مشہور لیڈر تھے۔

- ماخوذ

پڑھیے اور سمجھیے:

لفظ	معنٰی	لفظ	معنٰی
جدوجہد	کوشش	ادوار	دور کی جمع
عہدِ قدیم	پرانا زمانہ	مُرتّب	تیار، مکمل
طبعی	فطری	اہم ترین	نہایت ضروری
بیداری	عقل، سمجھ	تصانیف	تصنیف کی جمع، لکھی ہوئی کتابیں
تصدیق	صداقت	رجحانات	جھکاؤ، رجحان کی جمع
نقوش	تصویریں، کندہ کی ہوئی چیزیں	نشوونما	پھولنا، پھلنا
اکابرین	بڑے لوگ	خفیہ	چُھپا ہوا، پوشیدہ
نفاذ	لاگو ہونا، جاری ہونا	سرفراز	سربلند
فراموش	یاد سے اُترا ہوا، بھولا ہوا	نافذ	لاگو، جاری ہونے والا
رفیقِ کار	کام آنے والا دوست	ایثار	دوسروں کو فائدہ پہنچانا
اشاعت	مشہور کرنا، پھیلانا	طول وعرض	لمبائی وچوڑائی
معمار	عمارت بنانے والا	نوعیت	قسم
خانوادہ	گھرانہ	دیباچہ	تمہید
تقاریر	تقریر کی جمع، بیانات	ناخواندہ	ان پڑھ، جاہل
آغاز	شروع	وابستہ	متعلق، بندھا ہوا

آپ نے پڑھا اور جانا

ڈاکٹر سیّد محمود مجاہدین آزادی کی صف میں نمایاں شخصیت کے حامل تھے، ان کی پیدائش 1889ء میں ضلع غازی پور (یوپی) میں ہوئی، حصول تعلیم کا سلسلہ جونپور سے لے کر بنارس اور علی گڑھ تک چلا۔ حب الوطنی کا جذبہ انہیں علی گڑھ میں طالب علمی کے زمانے میں ہی ملا۔ ان دنوں علی گڑھ میں بڑی بڑی شخصیتیں حصول آزادی کے لئے سرگرم تھیں، سیّد محمود نے اس ماحول سے اثر لیا اور عملی طور پر تحریکِ آزادی کے لئے اپنے آپ کو وقف کر دیا، وہ اعلیٰ تعلیم یافتہ تھے۔ جرمنی سے ڈاکٹریٹ کی سند حاصل کی لیکن انہوں نے انگریزوں کی ملازمت کے بدلے اپنے ملک کی خدمت کو اولیت دی۔ نتیجتاً انہیں انگریزوں کے عتاب کا شکار ہونا پڑا۔ آزاد ہندوستان میں بھی انہوں نے ملازمت کے برعکس وکالت کو ترجیح دی اور ملک کے طول و عرض میں سفر کر کے ہندوستانیوں کے اندر سماجی اور تعلیمی بیداری لانے کا کام کیا، صوبہ بہار سے ان کا گہرا تعلق تھا۔ اس صوبے میں اپنے طویل قیام کے دوران انہوں نے معاشرے کے ہر طبقے کی فلاح و بہبود کے لئے نمایاں کردار ادا کیا۔ ایک سیاستداں، ایک بیرسٹر، ایک ماہر تعلیم، ایک تاریخ داں کی حیثیت سے ان کے کارناموں کو کبھی فراموش نہیں کیا جا سکتا، ان کا انتقال 1971ء میں دہلی میں ہوا۔

درج ذیل سوالات کے چار ممکنہ جوابات دیئے گئے ہیں، صحیح جواب چُن کر لکھیں۔

1. ڈاکٹر سید محمود کی پیدائش کہاں ہوئی تھی؟

(i) (الف) حاجی پور میں (ب) مان پور میں

(ج) فتح پور میں (د) غازی پور میں

(ii) وہ علی گڑھ گئے تھے.....................

(الف) لڑنے (ب) پڑھنے

(ج) ٹہلنے (د) رہنے

(iii) جرمنی سے ڈاکٹریٹ کی سند حاصل کرنے کے بعد پٹنہ میں انہوں نے...........

(الف) کفالت شروع کی (ب) وکالت شروع کی

(ج) صحافت شروع کی (د) خلافت شروع کی

(iv) ان کی وفات ہوئی

(الف) 1971ء میں (ب) 1961ء میں

(ج) 1951ء میں (د) 1981ء میں

(v) علم جاننے والے کو کہتے ہیں...........

(الف) علوم (ب) حاتم

(ج) نادم (د) عالم

(vi) خبر کی جمع ہے...........

(الف) خابر (ب) خبرنگار

(ج) اخبار (ر) خبری

2. **ذیل میں دیے گئے لفظوں کے معنی بتائیں**

لفظ: سرفراز طول وعرض لازوال فراموش نوعیت اکابرین رفیق دیباچہ

معنی: ....

لفظ: نفاذ اشاعت ناخواندہ ادوار معمار وابستہ مرتب حامل

معنی: ....

3. **پڑھئے اور جواب دیجئے**

(i) ڈاکٹر سید محمود کی پیدائش کب اور کہاں ہوئی؟

(ii) انگریزی تعلیم کا ان پر کیا اثر ہوا؟

(iii) ان کی زندگی کے نئے دور کا آغاز کہاں سے ہوا؟

(iv) انہوں نے کس کے ساتھ مل کر خفیہ سوسائٹی کی بنیاد ڈالی؟

(v) 1907 میں علی گڑھ کالج نے سارے ہندوستان کو اپنی طرف متوجہ کیوں کیا؟

(vi) ڈاکٹر سید محمود کی سیاسی زندگی کے متعلق جو آپ جانتے ہیں لکھیں؟

(vii) ڈاکٹر سید محمود ہندوستان کے معماروں میں شامل تھے کیسے؟

4. **غور کیجئے اور بتائیے**

(i) آدمی مشہور و مقبول کیسے ہوتا ہے؟

(ii) سماج کے لئے آپ نے جو کچھ کیا ہے، لکھیں۔

5. **دیئے گئے لفظوں کے ہم معنی الفاظ بتائیں**

چاند اوّل سورج آب ابر اشک

6. **دیئے گئے سوالوں کے صحیح جواب چُنیں**

(i) ڈاکٹر سید محمود کی پیدائش .... میں ہوئی (1889ء، 1789ء)

(ii) ان کی ابتدائی تعلیم .... میں ہوئی (مان پور/ جون پور)

(iii) وہ اعلیٰ تعلیم کے لئے .... گئے۔ (علی گڑھ/ رام گڑھ)

(iv) ڈاکٹر محمود.................... سے وطن واپس آئے (پولینڈ/انگلینڈ)

(v) علی گڑھ کالج میں.................... میں ہڑتال کا واقعہ پیش آیا (1907ء/1917ء)

دیئے گئے جملوں کو ماضی میں بدلیں

	وہ ایک سیاست داں ہے	وہ ایک سیاست داں تھا
(i)	عذرا بنارس آئی ہے	
(ii)	عرفان کتاب پڑھ رہا ہے	
(iii)	شبلی پٹنہ سے آیا ہے	
(iv)	احسن پانی پیئے گا	

8. ذیل میں دی گئی کہاوتوں کے معنیٰ بتاتے ہوئے جملے بنائیں

خربوزے کو دیکھ کر خربوزہ رنگ پکڑتا ہے	جیسی صحبت ہو ویسا ہی اثر ہوتا ہے
	وہ بری صحبت سے بگڑ گیا سچ کہا گیا ہے کہ خربوزے کو دیکھ کر خربوزہ رنگ پکڑتا ہے
رائی کا پہاڑ بنانا	
کوّا چلا ہنس کی چال	
مال مفت دل بے رحم	

سبق-8

نوائے جرس

بڑھے چلو ، بڑھے چلو ، بڑھے چلو ، بڑھے چلو

برادرانِ نوجواں ، غرور کارواں ہوتم جہان پیر کے لئے شبابِ جاوداں ہوتم

تمہارے حوصلے جواں ، بڑھے چلو بڑھے چلو

برادران نوجواں ، بڑھے چلو بڑھے چلو

سلامِ موجِ گنگ لو مجاہدانِ حُریت ہیں گلفشاں بہشت سے پیمبرانِ حُریت

کھلا ہے عرصۂ جہاں ، بڑھے چلو بڑھے چلو

برادران نوجواں ، بڑھے چلو بڑھے چلو

قسم تمہارے عزم کی، فدا تمہاری شان کے
بڑھا کے ہاتھ توڑ لو ستارے آسمان کے

جھکا دو شاخِ کہکشاں ، بڑھے چلو بڑھے چلو
برادران نوجواں ، بڑھے چلو بڑھے چلو

رُکے نہ پائے جستجو، بچھے ہیں خار راہ میں
جھکے نہ پرچم وعلم، کھڑے ہیں دار راہ میں

مثالِ گردِ کارواں ، بڑھے چلو بڑھے چلو
برادرانِ نوجواں ، بڑھے چلو بڑھے چلو

کھلے ہیں پھول زخم کے، اجل گلے کا ہار ہے
لہو سے سرخ ہیں کفن ، یہ مژدۂ بہار ہے

نثار تیغ خوں فشاں ، بڑھے چلو بڑھے چلو
بردرانِ نوجواں ، بڑھے چلو بڑھے چلو

• علامہ جمیل مظہری

آپ نے پڑھا اور جانا

علامہ جمیل مظہری بہار کے معروف شعراء میں شمار ہوتے ہیں، وہ اپنی نظمیہ اور غزلیہ شاعری کے لئے یکساں طور پر مقبول ہیں۔ ان کے کئی شعری مجموعے شائع ہو کر منظر عام پر آ چکے ہیں۔ ان کے یہاں موضوعاتی نظمیں، حمدیہ اور نعتیہ کلام کثرت سے موجود ہیں، اس کے علاوہ قصائد اور ہجویات کے بھی نمونے مل جاتے ہیں، فکر جمیل، عکس جمیل، وغیرہ مجموعے نصاب میں بھی شامل ہیں، یہ نظم حب الوطنی کے جذبے سے سرشار ہو کر تخلیق کی گئی ہے۔ ساتھ ہی عزم اور حوصلے کو بھی تقویت پہنچانے میں حد درجہ کامیاب ہے۔

مشکل الفاظ کے معنیٰ

لفظ	معنی	لفظ	معنی
نوا	آواز	جہان	دنیا
جرس	گھنٹہ	عزم	ارادہ
برادران	بھائیوں، برادر کی جمع	فدا	نچھاور
غرور	گھمنڈ	شاخ	ٹہنی
کارواں	قافلہ	کہکشاں	ستاروں کی جھرمُٹ
پیر	بوڑھا	جستجو	تلاش
شباب	جوانی	خار	کانٹا
جاوداں	ہمیشہ	علم	جھنڈا
موج گنگ	گنگاندی کی لہریں بھنور	دار	پھانسی، سُولی
مجاہدان حُریّت	آزادی کے سپاہی مجاہد	اجل	موت
گلفشاں	پھول چھڑکنے والا	لہو	خون
بہشت	فردوس، جنت	مُژدہ	خوشی کی خبر، خوش خبری
نثار	قربان	تیغ	تلوار

1. معروضی سوالات

(i) علامہ جمیل مظہری کا تعلق کس صوبہ سے ہے؟

(الف) اتر پردیش (ب) ہماچل پردیش

(ج) بہار (د) مغربی بنگال

(ii) ان میں سے کون سا شعری مجموعہ جمیل مظہری کا ہے؟

(الف) دیوان جمیل (ب) عکس جمیل

(ج) اشعار جمیل (د) کلیات جمیل

(iii) یہ نظم کس جذبے سے سرشار ہے؟

(الف) حصول علم (ب) حصول زر

(ج) حب الوطنی (د) ترقی وترویج

(iv) اس نظم میں شاعر نے کس کو خاص طور سے مخاطب کیا ہے؟

(الف) بوڑھوں کو (ب) خواتین کو

(ج) نوجوانوں کو (د) بچوں کو

(v) نوائے جرس کے معنی کیا ہیں؟

(الف) نوجوانوں کی آواز (ب) گھوڑے کے ٹاپوں کی آواز

(ج) گھنٹے کی آواز (د) جانوروں کی آواز

2. مندرجہ ذیل نامکمل مصرعوں کو قوسین میں دیئے گئے الفاظ سے مکمل کیجئے

☆ جہان پیر کیلئے شباب .... ہو تم (جاں فشاں، جاوداں)

☆ سلام موج گنگ لو مجاہدین .... (جہاد، حریّت)

☆ قسم تمہارے عزم کی فدا تمہاری.........کے (شان، حوصلے)

☆ جھکے نہ پرچم وعلم.........دار راہ میں (کھڑے ہیں، پڑے ہیں)

☆ برادران.........بڑھے چلو بڑھے چلو (کارواں، نوجواں)

3. **مختصر ترین سوالات**

(i) جمیل مظہری کیا ہیں؟

(ii) فکر جمیل کیا ہے؟

(iii) عکس جمیل کیا ہے؟

(iv) حب الوطنی کا کیا مطلب ہے؟

(v) اس مصرعے سے کیا جھلکتا ہے۔

برادران نوجواں بڑھے چلو، بڑھے چلو

4. **مختصر سوالات**

(i) علامہ جمیل مظہری کی نظم 'نوائے جرس' سے کیا سبق ملتا ہے؟

(ii) اس نظم میں انہوں نے کس بات پر زور دیا ہے؟

(iii) انہوں نے نوجوانوں کو خاص طور سے کیوں مخاطب کیا ہے؟

(iv) آزادی کی لڑائی کس جذبے کے ساتھ لڑی گئی؟

(v) جمیل مظہری کی شاعری کی خصوصیات کیا ہیں؟

5.

احمد کو آم کھانا ہے، آپ کو پٹنہ جانا ہے۔ ان جملوں میں لفظ "کھانا" اور "جانا" کسی کام کو واضح کرتا ہے لہٰذا فعل اسے کہتے ہیں جس سے کسی کام کے کرنے یا ہونے کا پتہ چلتا ہے جیسے: پڑھنا، لکھنا، وغیرہ۔ فعل مرکب اسے کہتے ہیں جو دو لفظوں سے مل کر بنا ہو، جیسے رشوت لینا، گالی دینا، ظلم کرنا وغیرہ۔

مندرجہ بالا تعریفوں کی روشنی میں درج ذیل کو فعل مرکب میں تبدیل کریں۔

کرنا ....

دینا ....

چلنا ....

لینا ....

کھانا ....

پینا ....

6. **مندرجہ ذیل محاوروں کو جملوں میں استعمال کیجئے**

سر سے کفن باندھنا۔ سر اٹھانا۔ جان ہتھیلی پر لئے پھرنا۔

جان کی خیر منانا خاک کا پیوند ہونا

عملی سرگرمیاں:

- علامہ جمیل مظہری کی تصویر حاصل کیجئے اور اسے اپنے کاپی میں اسکیچ کیجئے
- اس نظم کو یاد کیجئے اور ترنم کے ساتھ اپنے دوستوں کو سنائیے
- جمیل مظہری کی دوسری نظموں کے متعلق اپنے استاد سے جانکاری حاصل کیجئے۔

سبق:9

جہانگیر کا انصاف

اس ڈرامے کے کردار: بادشاہ جہانگیر اور درباری

فریادی عورت

بیگم نور جہاں

مسلح کنیزیں

چند سپاہی

مغلیہ سلطنت کا عظیم حکمراں اور اپنی عدل پسندی کے لئے مشہور بادشاہ جہانگیر شاہی تخت پر بیٹھا ہے۔ بادشاہ کے سامنے قطار بند نشستوں پر وزراء اور دیگر مشیر کار حکومت باادب بیٹھے ہیں۔ اچانک بکھرے ہوئے بالوں والی ایک پریشان حال عورت روتی بلکتی دربار میں داخل ہونے کی کوشش کرتی ہے۔ جس کو سپاہی روکنا چاہتے ہیں۔ جب بادشاہ کو خبر ملتی ہے تو وہ فریادی عورت کو دبار میں آنے کی اجازت دیتا ہے۔

Sarva Shiksha-2015-16(Free)

فریادی عورت: (زاروقطار روتے ہوئے بادشاد کے قدموں میں گر پڑی) دُہائی ہے جہاں پناہ!
آپ کے رہتے ہوئے مجھ غریب کا سہاگ لُٹ گیا، میرے شوہر کو تیر مار کر ہلاک کر دیا گیا۔اب میرا کیا ہوگا؟ میں اب کس کے سہارے زندگی بسر کروں گی؟ میرے بچوں کا خیال کون رکھے گا............؟
جہاں پناہ میرے ساتھ انصاف کیجئے۔ مجھے انصاف چاہئے!

بادشاہ جہانگیر: (حیرت کے ساتھ) بہن تم کون ہو؟ کس نے تمہارے شوہر کو مارا؟ کون ہے وہ جس نے ایسا ظلم کیا ہے۔

فریادی عورت: بادشاہ سلامت! قاتل آپ کے محل میں ہی ہے۔

باشاہ جہانگیر: حیرت زدہ ہوکر۔ ہمارے محل میں؟ یہ تم کیا کہہ رہی ہو؟ تم ہوش میں تو ہو؟ قاتل! وہ بھی ہمارے محل میں؟

فریادی عورت: جہاں پناہ! میں سچ کہہ رہی ہوں۔آپ کے محل کا ہی ہے۔

بادشاہ جہانگیر: (سپاہیوں سے) سپاہیو! اِس عورت کے ساتھ جاؤ اور قاتل کو ہمارے دربار میں پیش کرو!
(سپاہی حکم کی تعمیل کرتے ہوئے فریادی عورت کو اپنے ساتھ لے جاتے ہیں)

سپاہی: بہن، تم فکر نہ کرو! بادشاہ سلامت تمہارے ساتھ پورا انصاف کریں گے۔ بادشاہ اُس کو ہرگز نہیں بخشیں گے۔قاتل خواہ کتنا ہی بڑا اور اہم آدمی ہو۔
(مسلح کنیزیں بیگم نور جہاں کو پکڑ کر دربار میں لے آتی ہیں)

فریادی عورت: (نور جہاں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے) جہاں پناہ اسی عورت نے میرے شوہر کو مارا ہے۔

بادشاہ جہانگیر: (تعجب سے) نور جہاں، کیا تم نے اس کے شوہر کو مارا ہے؟

نور جہاں: ہاں جہاں پناہ! میں نے ہی اس کے شوہر پر تیر چلایا تھا۔

بادشاہ جہانگیر: ہندوستان کے حکمراں جہانگیر سے بات کر رہی ہو، نہ کہ اپنے شوہر سے، اس وقت تم ایک مجرم ہو میری بیوی نہیں۔بتاؤ! تم نے ایسا کیوں کیا؟

نور جہاں: حضور! وہ مجھے آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھ رہا تھا۔

بادشاہ جہانگیر: اچھا اِسی بات پر تم نے اُس غریب کو تیر مار کر ہلاک کیا؟ تمہیں کیسے پتہ چلا کہ وہ تمہیں آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھ رہا تھا؟

نور جہاں: میں محل کی کھڑکی سے جھانک رہی تھی۔

بادشاہ جہانگیر: تم مجرم ہو، تم نے ایک معصوم انسان کی جان لی ہے۔

بادشاہ جہانگیر: (فریادی عورت کی طرف مخاطب ہو کر) بہن! نور جہاں نے تمہارا سہاگ چھینا ہے تم بھی اس کا سہاگ چھین لو: (تلوار دیتے ہوئے) لو یہ تلوار اور میرا سر میرے تن سے جُدا کردو۔ میں ثابت کردوں گا کہ جہانگیر انصاف کرنے میں اپنا بیگانہ نہیں دیکھتا۔ میں قربان ہو جاؤں گا لیکن عدل وانصاف کا خون نہیں ہونے دوں گا۔

(نور جہاں منہ چھپا کر رونے لگتی ہے۔ جہانگیر فریادی عورت کے سامنے تلوار پھینکتے ہوئے خود کو پیش کردیتے ہیں)

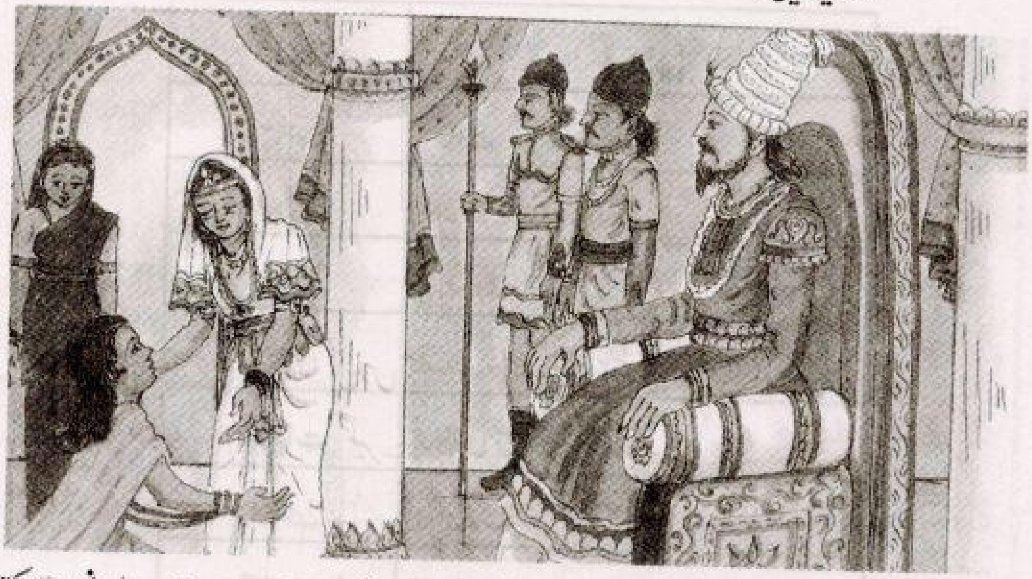

فریادی عورت: نہیں جہاں پناہ، سہاگ کی قیمت میں جانتی ہوں۔ آپ کو مارنے سے میرا شوہر واپس نہیں آسکتا۔

آپ جیسے انصاف پسند شہنشاہ پر میں تلوار چلا کر بیگم صاحبہ کا سہاگ نہیں اُجاڑ سکتی۔ مجھے معاف کریں مجھ سے یہ ہرگز نہیں ہوگا۔

نور جہاں: (نور جہاں اس فریادی عورت کا شکریہ ادا کرتے ہوئے) بہن تم نے اس گنہگار پر بہت بڑا احسان کیا ہے۔تم ایثار وقربانی کی جیتی جاگتی تصویر ہو۔

بادشاہ جہانگیر: (وزیر سے) آج سے یہ عورت میری بہن ہے۔اس کی دیکھ بھال اور تمام اخراجات کی ذمہ داری میری ہے۔جاؤ اس کے رہنے سہنے کا انتظام کرو۔

تمام درباری: (بادشاہ جہانگیر کا انصاف دیکھ کر) جہاں پناہ کا اقبال بلند ہو۔

مشکل الفاظ کے معنیٰ

لفظ	معنیٰ
سلطنت	حکومت
عدل	انصاف
زار وقطار	بہت رونا
فریادی	انصاف چاہنے والا، نالش کرنے والا
اخراجات	خرچ کی جمع
عظیم	بڑا، بزرگ
قطار بند	قطار میں رہنا،صف باندھنا

آپ نے پڑھا اور جانا

بچو! آپ نے اس سبق میں ایک ڈرامہ پڑھا ہے، ڈرامہ اردو نثر کی ایک صنف ہے جس میں کسی واقعہ کو مکالمہ کے انداز میں مختلف کرداروں کے ذریعہ پیش کیا جاتا ہے اور جس کو اسٹیج پر اتارا جاسکتا ہے۔ اردو میں ڈرامے کی روایت بہت زیادہ پرانی نہیں ہے۔ ڈرامہ انگریزی کا لفظ ہے۔

اس ڈرامے میں ڈرامہ نگار نے مغل بادشاہ جہانگیر کی عدل پسندی کو پیش کیا ہے اور یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ انصاف کی نگاہ میں بادشاہ اور رعایا سبھی برابر ہوتے ہیں۔ منصف جب اِنصاف کی کرسی پر بیٹھتا ہے تو وہ اپنے رشتے ناتے، جذبات اور نفع نقصان کو بھول جاتا ہے یہی انصاف کا تقاضہ ہے اور خدا کو پسند بھی۔ لہٰذا بادشاہ جہانگیر نے اپنی پیاری بیگم نور جہاں کی خطا پر ایک معمولی فریادی عورت کو یہ حکم دیا کہ وہ بیگم نور جہاں سے اپنا بدلہ لے مگر اس ہندوستانی عورت نے اپنی بزرگی ظاہر کرتے ہوئے بیگم نور جہاں کو معاف کردیا۔ جو اس عورت کی عظمت کو ظاہر کرتا ہے۔

1. **درجہ ذیل سوالات کے چار ممکنہ جوابات دیئے گئے ہیں، صحیح جواب چُن کر لکھیں**

(i) اپنی عدل پسندی کے لئے کون مغل بادشاہ مشہور تھا؟

(الف) اکبر　(ب) جہانگیر

(ج) اورنگ زیب　(د) شاہ جہاں

(ii) نور جہاں نے کس پر تیر چلایا؟

(الف) ایک بوڑھے شخص پر　(ب) ایک جوان عورت پر

(ج) ایک چھوٹے بچے پر　(د) ایک نوجوان مرد پر

(iii) فریادی عورت کا کیا لُٹ گیا؟

(الف) ساگ — (ب) باغ

(ج) سُہاگ — (د) سامان

(iv) درج ذیل الفاظ میں کون سا لفظ 'محل' کی جمع ہے؟

(الف) محلول — (ب) محلے

(ج) محلات — (د) محلّہ

(v) درج ذیل الفاظ میں سے کون 'عدل' کا مترادف لفظ ہے

(الف) بدل — (ب) فیصلہ

(ج) انصاف — (د) الزام

2. سوچیے اور بتائیے

(الف) پریشان عورت دربار میں کیوں داخل ہوئی؟

(ب) عورت نے بادشاہ سے کیا فریاد کی؟

(ج) فریادی کی فریاد سُن کر بادشاہ جہانگیر نے کیا کہا؟

(د) کیا نورجہاں کا تیر چلانا درست تھا؟

(ح) جہانگیر کے فیصلے کے بعد عورت نے کیا کہا؟

(و) نورجہاں نے کس کا شکریہ ادا کیا؟

3. **غور کیجئے اور بتایئے**

(i) کیا آپ نے کبھی کسی کی خطا کو معاف کیا ہے؟

(ii) مجرم کو اپنی غلطی تسلیم کرنے پر اُسے معاف کرنا کیسا عمل ہے؟

4. **سمجھئے اور بتایئے**

درج ذیل دو الفاظ کو ایک ہی جملے میں استعمال کریں۔ جیسے:

مشہور، عدل: جہانگیر مشہور اور عدل پسند بادشاہ تھا۔

(i) نور جہاں، ملکہ

(ii) فریادی، درباری

(iii) شوہر، تیر

(iv) قاتل، محل

(v) مجرم، معصوم

.5 **نیچے کے جملے کو غور سے پڑھیں اور محاورے کے استعمال کو سمجھ کر دیئے گئے محاوروں کو جملوں میں استعمال کریں۔**

وہ مجھے دیکھ کر نو دو گیارہ ہو گیا۔ یعنی مجھے دیکھ کر بھاگ گیا۔

(i) آس باندھنا۔ سر بلند ہونا۔ اُمید بھر آنا۔ باغ باغ ہونا۔ پانی پانی ہونا

6. **ذیل میں دیئے گئے الفاظ کی جنس بتائیں**

تیر	شوہر	قاتل	محل	انصاف
بیگم	قیمت	کنیز	کھڑکی	سپاہی

7. مناسب لفظ سے جملہ پورا کریں

(i) جہانگیر.................سلطنت کا عظیم حکمران تھا (عدلیہ/ مغلیہ)

(ii) بادشاہ شاہی.................پر بیٹھا تھا (تخت/ لخت)

(iii) فریادی عورت دربار میں.................ہوئی (عاقل/ داخل)

(iv) قاتل آپ کے.................میں ہی ہے (محل/ عمل)

(v) میں محل کی کھڑکی سے.................رہی تھی (جھانک/ جھانک)

8. جمع سے واحد بنائیں

جیسے: محلوں۔ محل

بادشاہوں۔ نشتوں۔ غربا۔ قاتلوں۔ سپاہیوں۔ مجرموں۔ محلات۔ تصاویر

9. واحد سے جمع اور جمع سے واحد بنائیں

فرد۔ آفات۔ حیوان۔ وقت۔ صفات۔ حالت۔ مساجد

پڑھیے جانیے اور سمجھیے

بادشاہ جہانگیر نے کہا: ’’سپاہیو! اس عورت کو ساتھ لے جاؤ اور قاتل کو ہمارے سامنے پیش کرو‘‘

درج بالا عبارت میں بادشاہ جہانگیر نے اپنے سپاہی کو حکم دیا ہے، یہ فعل امر کی مثال ہے۔

زمانہ کے لحاظ سے فعل کی چھ قسمیں ہیں۔

(۱) ماضی (۲) حال (۳) مستقبل

(۴) مضارع (۵) امر (۶) نہی

فعل امر: وہ فعل ہے جس میں کسی کام کے کرنے کا حکم ہو۔

جیسے: علی وہاں جاؤ۔ رحمت اِدھر آؤ وغیرہ

فعل نہی: وہ فعل ہے جس میں کسی کام کے کرنے سے منع کیا گیا ہو

جیسے: شراب مت پیو۔ دھوپ میں مت کھیلو وغیرہ

اب کیجئے

درج ذیل اقتباس کو پڑھ کر فعل امر یا فعل نہی کی نشاندہی کیجئے۔

نور جہاں: بہن تم نے اس گنہگار عورت پر بڑا احسان کیا ہے۔ تم ایثار و قربانی کی جیتی جاگتی تصویر ہو۔

بادشاہ جہانگیر: (وزیر سے) آج سے یہ عورت میری بہن ہے۔ اس کی دیکھ بھال اور تمام اخراجات کی ذمہ داری ہماری ہے۔ جاؤ اس کے رہنے سہنے کا انتظام کرو۔ دیکھو اسے کوئی تکلیف نہ دینا۔

عملی سرگرمیاں:

(i) اپنے استاد اور دوستوں کی مدد سے اس ڈرامے کو اسٹیج کریں۔

(ii) عدل پسندی پر مبنی کوئی کہانی تلاش کریں اور اپنے ہم جماعت ساتھیوں کو سنائیں۔

سبق-10

برائے مطالعہ

جاوید کے نام

دیارِ عشق میں اپنا مقام پیدا کر
نیا زمانہ ، نئی صبح و شام پیدا کر
خدا اگر دلِ فطرت شناس دے تجھ کو
سکوتِ لالہ و گل سے کلام پیدا کر
اُٹھا نہ شیشہ گرانِ فرنگ کے احساں
سفالِ ہند سے مینا وجام پیدا کر
میں شاخ تاک ہوں ، میری غزل ہے میرا ثمر
مرے ثمر سے مئے لالہ فام پیدا کر
مرا طریق امیری نہیں ، فقیری ہے
خودی نہ بیچ ، غریبی میں نام پیدا کر

• ڈاکٹر سر محمد اقبال

مشکل الفاظ کے معنیٰ

لفظ	معنی
دیار	شہر، علاقہ، ملک
عشق	محبت، شوق، خواہش
فطرت شناس	عقل مندی، ہوشیاری، قدرت کی سمجھ
سکوت	خاموشی، امن
لالہ	روشن، درخشاں، ایک پھول کا نام
گل	پھول
کلام	سخن، بات، گفتگو
شیشہ گرانِ	شیشہ بنانے والے
فرنگ	یورپ کے متعلق، مراد انگریز
شیشہ	آئینہ، کانچ
سِفال	ٹھکری، مٹی
مینا	شراب کی بوتل، ایک قسم کے پتھر کا نام، رنگ برنگ کا شیشہ
جام	شراب پینے کا برتن، پیالہ، گلاس، پیمانہ، ساغر
تاک	انگور کی بیل
ثمر	پھل، میوہ
مے	شراب
فام	رنگ، شبیہ، مانند
خودی	خود شناسی، خودداری

سبق:11

عاصم بہاری اور اُن کے کارنامے

دنیا میں کچھ شخصیات ایسی ہوتی ہیں جن کو زمانہ کبھی فراموش نہیں کرسکتا اور جن کی زندگی اور کارنامے آنے والی نسلوں کے لئے نمونہ ہوا کرتے ہیں۔ ایسی ہی ایک عظیم شخصیت کا نام عاصم بہاری ہے۔

مولوی علی حسین عاصم بہاری کی پیدائش ۱۵/اپریل ۱۸۸۹ء کو بہار شریف (ضلع نالندہ) کے خاص گنج محلے میں ہوئی۔ ان کا تعلق ایک غریب بنکر خاندان سے تھا۔ ان کے والد مولانا آصف حسین ایک عالم اور دیندار آدمی تھے۔ ان کی والدہ بی بی زینب خاتون ایک گھریلو عورت تھیں۔ ان کے دادا مولانا عبدالرحیم نے ۱۸۵۷ء کی تحریک میں دہلی اور لکھنو میں انگریزوں کے خلاف پرچم بلند کیا جس کی وجہ سے انہیں بہت ساری صعوبتیں بھی برداشت کرنی پڑیں۔

عاصم بہاری کی بنیادی تعلیم بہار شریف میں ہوئی۔ اس کے بعد ۱۶/برس کی عمر میں مالی تنگی کی وجہ سے انہیں کلکتہ (جواب کولکاتہ کے نام سے جانا جاتا ہے) میں نوکری کرنی پڑی۔ نوکری کے علاوہ جو وقت ملتا اسے وہ مطالعے میں لگاتے۔ اچھی کتابوں کے مطالعے اور اخبار بینی کا انہیں بے حد شوق تھا۔ اس زمانے میں کلکتہ ہندوستان کا دارالسلطنت تھا وہ ہر طرح کی سیاسی اور سماجی سرگرمیوں کا اہم مرکز بھی ہوا کرتا تھا۔

عاصم بہاری ملک کی آزادی اور کمزور طبقات کی فلاح و بہبود کے لئے ہمیشہ فکر مند رہتے تھے۔ لہذا وہ جلد ہی مختلف سیاسی اور اصلاحی تنظیموں سے منسلک ہو گئے اور اپنی نوکری سے استعفیٰ دے دیا۔ اس کے بعد انہوں نے بیڑی بنانے کا آزاد پیشہ اختیار کیا۔ اس دوران انہیں دیگر ہم خیال نوجوانوں کا ساتھ ملا جن کے ساتھ مل کر انہوں نے اپنی تحریک کو آگے بڑھایا۔

۱۹۱۱ء میں انہوں نے 'تاریخ المنوال' نامی ایک اخبار نکالا جس کے مدیر (ایڈیٹر) مولانا عبدالسلام مبارک پوری تھے۔ اس اخبار کے ذریعہ انہوں نے مسلم بنکروں اور دیگر پسماندہ لوگوں کے حالات کا جائزہ لیا۔

انگریزی حکومت نے بنکروں کی روزی روٹی چھیننے کی پوری کوشش کی کیوں کہ جدید صنعت کے فروغ سے یوروپی فیکٹریوں میں تیار شدہ کپڑے ہندوستان میں آنے لگے تھے۔ عاصم بہاری نے اس کے خلاف صدائے احتجاج بلند کی۔ انہوں نے بنکروں اور دیگر پسماندہ طبقات کی فلاح کے لئے اپنا سب کچھ قربان کر دیا۔ انہوں نے مہاتما گاندھی کی ''ہریجن فلاح تحریک'' کی طرح مسلمانوں کے پسماندہ طبقات کو معاشی اور سیاسی احساس کمتری کے دلدل سے باہر نکالنے کی بھرپور کوشش کی اور تاعمر اس مشن کو آگے بڑھانے میں سرگرداں رہے۔ اس کے لئے انہوں نے ایک تنظیم ''مومن انصار پارٹی'' بنائی جو آگے چل کر 'مومن کانفرنس'' بنی، ان کی حصولیابی کی تعریف ایک مشہور یوروپی مورخ ولفریڈ کینٹویل نے بھی کی ہے۔ اپنی مشہور کتاب ''موڈرن اسلام ان انڈیا (Modern Islam in India) میں وہ لکھتے ہیں کہ:

''اس مومن انصار پارٹی یا آل انڈیا مومن کانفرنس کا بنیادی مقصد معاشرے کا معاشی اور ثقافتی تحفظ ہے''

عاصم بہاری کی کارکردگیاں وطن پرستی کے جذبے سے سرشار تھیں۔ عاصم بہاری اس دور کے مرد مجاہد تھے۔ جب آزادی کی تحریک میں بڑے بڑے رہنما اپنے کارنامے انجام دے رہے تھے ان میں عاصم بہاری ایک ایسا نام تھا جس نے آزادی کی تحریک کو بیڑی مزدوروں اور سماج کے انتہائی پسماندہ لوگوں تک پہنچایا۔ اس طرح انہوں نے آزادی کی تحریک کو عوامی تحریک کی شکل دی۔ انہوں نے اس تحریک کے ذریعہ صرف بہار ہی نہیں بلکہ شمالی اور جنوبی ہندوستان کے بے شمار علاقوں میں آل انڈیا مومن کانفرنس کے زیر نگرانی عام آدمی کو تحریک آزادی کے جذبے سے جوڑ

دیا اور ملک کی آزادی کے لئے راہ ہموار کی۔

۱۹۲۷ء سے عاصم بہاری نے اتر پردیش کے علاقوں کو اپنا خاص میدان عمل بنایا۔ گورکھپور، الہ آباد، بنارس، مراد آباد، کانپور، اور اتر پردیش کے مغربی اضلاع، دہلی اور پنجاب کے دورے کئے۔ اس کے بعد ۱۸/اپریل ۱۹۲۸ء کو کلکتہ میں پہلی بار آل انڈیا مومن کانفرنس کا تاریخی جلسہ منعقد کیا۔ اس کے بعد دوسرا جلسہ ۱۹۲۹ء الہ آباد میں، تیسرا ۱۹۳۱ء میں دہلی میں۔ چوتھا لاہور میں اور پانچواں ۱۹۳۲ء میں گیا میں منعقد ہوا۔ مومن کانفرنس کی شاخیں ملک و بیرون ملک میں قائم کی گئیں جن کے ذریعہ آزادی کا پیغام ملک کے باہر تک پہنچا۔

۳۶-۱۹۳۵ء سے جب ملک کی سیاست نے نئی کروٹ لی تو عاصم بہاری اور ان کی تنظیم پر انگریزی حکومت کی جانب سے زبردست دباؤ کا سلسلہ شروع ہو گیا لیکن انہوں نے ہمیشہ اس بات کی کوشش کی کہ مومن کانفرنس کے وجود کو کوئی خطرہ نہ ہو۔ کارگزار حکومت کے زمانے میں ملک کے مختلف حصوں سے مومن کانفرنس کے نامزد ارکان نے کافی تعداد میں اسمبلی انتخاب میں جیت حاصل کی۔ اس کے بعد ہی لوگوں کو اس تنظیم کی مقبولیت کا اندازہ ہوا۔

غریبوں اور پسماندہ عوام میں عاصم بہاری کی مقبولیت کی وجہ یہ تھی کہ انہوں نے بغیر کسی لالچ یا ذاتی مفاد کے اپنی پوری زندگی فلاح و بہود کے لئے وقف کر دی، وہ خود کئی بار بھوکے پیاسے رہے لیکن دوسروں کی تکلیف ان سے نہیں دیکھی گئی۔ جب وہ دمہ اور دل کی بیماریوں میں مبتلا ہوئے تو ان کے پاس اتنے پیسے بھی نہیں تھے کہ وہ اپنا علاج صحیح ڈھنگ سے کرا سکیں۔ اس عالم میں وہ خون تھوکتے رہے لیکن ان کی زبان اور قلم کی روانی میں کمی نہیں آئی۔ جس کے ذریعہ وہ عوام کی رہنمائی کرتے رہے۔

عاصم بہاری اس بات کو اچھی طرح جانتے تھے کہ تعلیم ہی وہ شئے ہے جس کے ذریعہ غریبوں اور پسماندہ لوگوں کی حالت بہتر ہو سکتی ہے۔ اس کے لئے انہوں نے بہار اور دیگر ریاستوں میں کئی اسکول اور مدرسے قائم کئے۔ ان میں کئی اسکول اور مدرسے آج بھی تعلیم کی روشنی پھیلا رہے ہیں۔ اردو اور فارسی کی تعلیم کے ساتھ وہ مسلمانوں کو عصری تعلیم حاصل کرنے کی صلاح دیتے تا کہ ملک کی ترقی میں مسلمانوں کا بھی برابر حصہ ہو۔

عاصم بہاری کو اپنے بہاری ہونے پر فخر تھا یہی وجہ ہے کہ انہوں نے اپنے نام کے ساتھ لفظ 'بہاری' جوڑ رکھا

تھا۔ ۶/دسمبر ۱۹۵۳ء کو الہ آباد میں ان کا انتقال ہوا اور وہیں دفن کئے گئے۔ یہ صحیح ہے کہ عاصم بہاری پیوند خاک ہو گئے لیکن قوم بالخصوص پسماندہ طبقے کے لئے انہوں نے جو کچھ کیا اسے کبھی فراموش نہیں کیا جا سکے گا اور ہندوستان کی تاریخ میں ان کی جگہ ہمیشہ محفوظ رہے گی۔

• ماخوذ

مشکل الفاظ کے معنیٰ

لفظ	معنی
صعوبتیں	پریشانیاں، مصیبت
مطالعہ	غور، کسی چیز کو اس سے واقفیت پیدا کرنے کے واسطے دیکھنا
مالی تنگی	روپے پیسے کی کمی
اخبار بینی	اخبار کا مطالعہ
طبقات	طبقہ کی جمع درجہ، جماعت
فلاح و بہبود	ترقی، پھلنا پھولنا
اصلاح	درستگی، سدھارنا
پیشہ	روزگار
تاریخ المنوال	بنکروں کی تاریخ
جدید صنعت	نئے کل کارخانے
احتجاج	اعتراض، حجت
مشن	تحریک، کسی مقصد کے لئے کام کرنا
ثقافتی	تہذیبی، رسم و رواج سے متعلق
مجاہد	جہاد کرنے والا
عصری	موجودہ زمانے سے متعلق

آپ نے پڑھا اور جانا

عاصم بہاری بہار شریف (بہار) کے ایک غریب بنکر خاندان سے تعلق رکھتے تھے۔ اس خاندان کے بڑے بزرگوں نے 1857ء کے غدر میں انگریزوں کے خلاف علم بلند کیا اور ان کے ظلم وستم کا شکار بنے۔ عاصم بہاری نے اپنے اجداد کے نقش قدم پر چلتے ہوئے ساری عمر غریب اور کمزور ہندوستانیوں کی آزادی اور فلاح کے لئے لڑائی لڑی۔ وہ مہاتما گاندی کی تحریک آزادی سے بہت متاثر تھے۔ یہی سبب تھا کہ معاشی تنگی کے باوجود انہوں نے سماج کے پسماندہ طبقات میں تعلیم کی روشنی پھیلانے کے لئے ایک ایسی تحریک چلائی جس سے ان لوگوں میں ایک انقلابی تبدیلی آئی۔ انہوں نے ملک کے مختلف علاقوں میں کئی اسکول کھولے۔ تاریخ المنوال'' نام کا اخبار جاری کیا۔ 'مومن انصار پارٹی' کی تشکیل کی، ان تمام کارگزاریوں کا ایک ہی مقصد تھا کہ لوگ بیدار ہوں اور اپنی آزادی اور عزت وناموس کے تحفظ کے لئے کمربستہ ہوں۔ بالآخر ان کی کوششیں کام آئیں اور 1947ء میں انگریزوں کو ہندوستان کو آزاد کرنا پڑا۔ ساتھ ہی حصول تعلیم کے لئے بھی لوگ متحرک اور سرگرم ہوئے۔

معروضی سوالات

1. درج ذیل سوالات کے چار ممکنہ جوابات دیئے گئے ہیں جن میں ایک صحیح جواب چن کر لکھیں۔

(i) عاصم بہاری تھے

(الف) مفکر (ب) سائنسداں

(ج) مصلح قوم (د) فن کار